ALFAZL QADIAN

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ

دین کی نصرت کے لئے اک آسمان پر شور ہے | عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ۔ اسسٹنٹ:۔ مہر محمد خان

نمبر ۹۶	مورخہ ۸ جون ۱۹۲۲ء	یوم پنجشنبہ	مطابق ۱۱ شوال ۱۳۴۰ھ	جلد ۹

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بفضل خدا خیریت سے ہیں ۔

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کا مکان محلہ دار الفضل میں حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی کوٹھی کے قریب تعمیر ہو رہا ہے ۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے ۔

انگریزی اخبار البشریٰ کا دوسرا نمبر پریس کے ابتدائی انتظام کی وجہ سے تا حال نہیں چھپ سکا ۔ انتظام درست ہو رہا ہے ۔ اور اُمید ہے ۔ عنقریب شائع ہو جائیگا ۔ اور آئندہ باقاعدہ شائع ہوتا رہیگا ۔

انفاق فی سبیل اللہ کا قابل تقلید نمونہ

چندہ خاص کی فراہمی کے لئے ایک ایک ماہ کی آمدنی دینے کی تجویز پر عمل کرتے ہوئے بعض احباب نے انفاق فی سبیل اللہ کے جو نہایت ہی قابل تعریف نمونے دکھائے ہیں ۔ ان میں سے ایک دو حسب ذیل ہیں ۔ خدا تعالیٰ ان صاحب کو اپنے فضل سے بہت بڑا حصہ دے ۔ اور دوسرے احباب کو ان کی تقلید کی توفیق بخشے ۔

(۱)

بخدمت شریف حضرت مرشدنا خلیفۃ المسیح صاحب ثانی ایدہ اللہ بنصرہ ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ حضور کا خاص چندہ کی فراہمی کے لئے ارشاد پڑھا

دل میں ایک تڑپ پیدا ہو کر اس کی فراہمی کے لئے عاجز کو ایک خاص فکر پیدا ہوا ۔ لیکن افسوس مجھے کہیں سے امید نہ ہوئی ۔ کہ میں اس خاص چندہ کو حضور کے ارشاد کے مطابق روانہ کرتا ۔ گھر میں کوئی کپڑا یا زیور یا برتن یا جائداد اس قسم کی نہ تھی ۔ جس کو بیچ کر حضور کا ارشاد بجا لاتا ۔ کیونکہ عرصہ دراز سے میری اہلیہ بیمار ہے ۔ ماہ صرف عاجز کی قلیل تنخواہ پر گذارہ ہے ۔ جس میں سے بیوی کا خرچ اور والدین اور بھائیوں کی امداد ۔ ولایت کا چندہ اپنا خرچ وغیرہ ماہوار چلانا پڑتا ہے ۔ اسمیں سے اتنا نہیں ہو سکتا ۔ کہ اپنا یا بچوں بیوی وغیرہ کا کپڑا بنا سکوں عرصہ سے تقریباً دو ڈھائی سو روپیہ کا مقروض ہوں ۔ قرضخواہوں کے تقاضہ پر تقاضہ آتے ہیں ۔ اندیشہ ہے کہ کہیں یہ لوگ نالش نہ کر دیں ۔ میں اسوقت پردیس ہیں

ہوں - اور کھانے پکانے کا انتظام ایک احمدی بھائی کے ہاں ہے - انکو کچھ روپیہ ماہوار دیکر کھانے کا گذارہ کرتا ہوں - اہلیہ بوجہ بیماری کے عرصہ سے اپنے والدین کے ہاں ہے - عید کی وجہ سے خیال تھا کہ گھر پر خرچ عید سے پہلے چلا جائے - تو اچھا ہے - دوسرے عرصہ سے مجھے اب تک توفیق نہ ملی - کہ میں اپنی بیوی کے علاج کیلئے کچھ بھیجتا - یا کپڑا اسکو بنا دیتا - میں خود اب تک کپڑے اور جوتی سے لاچار ہوں - جوتی کے ٹوٹ کر چار ٹکڑے ہو گئے ہیں - اسی کو پاؤں میں گھسیٹتا پھرتا ہوں اور آئندہ اس ماہ میں خرچ کے لئے ایک کوڑی بھی نہیں رکھتا ہوں - مگر میں اپنی تمام ضرورتوں کو قربان کر کے حضور کے ارشاد کے مطابق ایک ماہ کی تنخواہ مبلغ پچاس روپیہ جو ابھی وصول کئے ہیں - بذریعہ بیمہ رجسٹری ارسال خدمت کرتا ہوں - اور درخواست کرتا ہوں - کہ حضور اس عاجز کے لئے خاص طور سے دعا کریں - کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس سے بھی بڑھ چڑھ کر دین کی خدمت کرنے کا موقع و توفیق عطا فرمائے - اور ہر رنج و راحت میں استقامت دے - اور متقی بنا دے - اور اس لائق کردے کہ میں اس کے دین کو لوگوں تک پہنچا سکوں - اور اپنی عظمت و خوف و محبت کو میرے دل میں بٹھا دے - میرے دل کو اپنی راہ کے لئے کھولدے - اور یقین کامل سے پُر کر دے - اور اپنے نیک و صالحین لوگوں میں سے کردے اور ہماری برائیوں کو ہم سے دُور کر دے - جس غرض کیلئے ہمیں پیدا کیا ہے - وہ غرض ہم سے اپنے فضل و کرم سے پوری کرا دے - اور میری ہر بگڑی کو بنا دے - ہر اُلجھی کو سُلجھا دے - اور مجھے غموں سے رہائی دے - میری اہلیہ کے دُکھ درد دور کر دے - اور اسے صحت کامل عطا فرما دے - اور ہمیں اپنا فرمانبردار اور اپنی راہ پر قربان کر دے - مرنے کے بعد وہ ہم سے راضی ہو جائے - اور ہم اس سے راضی ہو جائیں - آمین ثم آمین -

(۲)

امامنا ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ -

ایک ہفتہ قبل مبلغ ... روپیہ بابت چندہ خاص بذریعہ منی آرڈر روانہ کر چکا ہوں - اور اب طلائی بالیاں اہلیہ کی بھی ارسال خدمت ہیں - زین العابدین - قادیان

خدمت میں انہیں فروخت کر کے قیمت ان کی قبل کے پچیس روپے میں جمع کردی جائے - اور مجھے مطلع کیا جائے کہ بالیوں سے کتنی قیمت وصول ہوئی ہے تاکہ جس قدر اور باقی میرے ذمے رہے - اسے جون میں ارسال خدمت کردوں - حضور میرے لئے اور میری والدہ صاحبہ کے لئے اور اہلیہ کے لئے دعا کریں - اللہ تعالیٰ ہمیں متقی بنائے - عمل صالح کی توفیق عطا کرے - انشاء اللہ تعالیٰ ایک ماہ کی تنخواہ چندہ میں دوں گا - حضور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرما کر خدمت دین کی مزید توفیق عطا کرے - آمین

میری صحت اور کشائش روزگار کے لئے بھی دعا فرماویں ؛

اخبار احمدیہ

حصہ داران احمدیہ بک ڈپو کو اطلاع

تمام احباب جنہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نایاب کتابیں مہیا کرنے کے لئے ایک احمدیہ بک ڈپو کو وجود میں لانے کے لئے حصے خریدے ہیں - وہ اپنے حصوں کو ایک ماہ کے اندر اندر پورا کریں - یہ آخری میعاد مہلت ہے - ورنہ شائع شدہ اعلان کے مطابق ان کے ادھورے حصے ضبط سمجھے جاوینگے ؛

نیز احباب کارڈ کے ذریعہ سے اطلاع دیں کہ انہیں سے ہر ایک نے کس قدر روپیہ ادا کیا ہے تاکہ رجسٹر کھاتہ حصہ داران میں سابقہ اندراجات کے ساتھ مقابلہ کیا جاسکے - اور آئندہ کسی حصہ دار کو شکایت پیدا ہو - رقوم اقساط کے ساتھ وہ حوالہ رسید و نام محصل و تاریخ بھی دیں - اس اعلان کی تعمیل نہ کرنے کی صورت میں احمدیہ بک ڈپو مابعد کی عائد شدہ ذمہ واری کا جواب دہ نہیں ہو گا -

اخبارات کو ملاحظہ کرنیوالے احباب اس امر کی دوسروں کو بھی اطلاع دیں -

حج کرنیوالے احمدی احباب

بعض احمدی احباب اس سال حج کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں - وہ اور حج کرنیوالے احمدی احباب کا بھی پتہ لگانا چاہتے ہیں - تا احمدیوں کا قافلہ بھی سب اکٹھا ایک ہی جہاز سے روانہ ہو - اسلئے اعلان کیا جاتا ہے - جو احمدی اس سال حج کرنے کا ارادہ رکھتا ہو - وہ اپنے نام و پتہ سے دفتر امور عامہ کو اطلاع دے - تا جملہ احمدی عازمان کو ایک دوسرے کے نام و پتہ سے اطلاع دی جائے -

ناظر امور عامہ - قادیان

حضرت مسیح موعود کے ایک الہام کی تصحیح

بخدمت اڈیٹر صاحب اخبار الفضل السلام علیکم - براہ مہربانی ذیل کا اعلان درج کردیں -

" البشریٰ جلد اول صفحہ ۴۲ سطر ۱۰ میں حضرت مسیح موعود کا ایک الہام غلطی سے اَسْمَعُ وَ اَرٰی کی جگہ اِسْمَعْ وَلَدِیْ چھپا ہے - اور ترجمہ بھی " اے میرے بیٹے سن " غلط کیا گیا ہے - افسوس کہ آج تک کسی دوست نے اس کی طرف توجہ نہ دلائی - میں اپنے ایک مہربان برادر کا بہت مشکور ہوں کہ انھوں نے اس طرف مجھے توجہ دلائی - حوالہ مندرجہ البشریٰ سے اصل کے ساتھ مقابلہ کرنے سے معلوم ہوا - کہ اصل الہام اَسْمَعُ وَ اَرٰی ہے - جن احباب کے پاس البشریٰ ہو - وہ اس غلطی کی اصلاح کرلیں - والسلام

خاکسار محمد منظور الٰہی - لاہور $\frac{5}{22}$ ۲۲

بابو منظور الٰہی صاحب نے اس الہام کے درج کرنے میں جو غلطی کی تھی - اور جس کی اصلاح کا آج انہیں خیال آیا ہے - اسے عرصہ ہوا - " الفضل " میں مفصل طور پر ظاہر کیا جا چکا ہے - اور یہ مضمون جو مسلسل مضمون کا ایک حصہ تھا - ایک الگ رسالہ میں جس کا نام " التشریح الصحیح لالہامات المہدی والمسیح " ہے - کبھی شائع ہو چکا ہے

اعلان نکاح

بتاریخ ۲۳ - اپریل ۱۹۲۲ء جناب کنجی ماحین صاحب احمدی ولد باواکٹی صاحب مرحوم احمدی متوفی ساکن ایڈاترغنی (جنوبی مالابار) کا نکاح مسماۃ خدیجہ بی احمدی بنت ایم ابو صاحب مرحوم احمدی متوفی کناوزی سے بعوض ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دار الامان - ۸ر جون ۱۹۲۲ء

خطبۂ عید الفطر

خدا کی عطا کردہ نعمت و مسرت کو دو

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

(یکم شوال ۱۳۴۰ھ مطابق ۲۹ر مئی ۱۹۲۲ء)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

عبرت سے سبق میں نے پہلے بھی مختلف موقعوں پر آپ لوگوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ عید اپنے اندر سبق رکھتی ہے۔ اور وہ انسان کسی کام کا نہیں۔ جو عبرت پر سے گذرے اور عبرت حاصل نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ اسکو رنج سے عبرت دلاتا ہے۔ مومن چھوٹی سے چھوٹی باتوں سے عبرت حاصل کرتا ہے۔ عید اپنے اندر کئی ایک عبرتیں رکھتی ہے۔ اور میں انہیں سے بعض کی طرف اسوقت آپ لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ اگر آپ ان سے فائدہ اٹھائینگے۔ تو ایسی عظیم الشان تبدیلیاں پیدا ہونگی اور اسقدر تغیرات ظاہر ہونگے کہ آپ کے لئے حقیقی عید آجائے گی:۔

عید دل کی خوشی کا نام ہے میں نے بارہا بتایا ہے کہ جب تک دل کی خوشی نہ ہو۔ عید نہیں ہوتی دیکھو۔ کیا جن کے گھر میں ماتم ہو وہ بھی عید منا سکتے ہیں۔ وہ گھر جس کے [illegible] لاش رکھی ہو۔ اس کے لئے عید نہیں۔ دنیا کی خوشی ان کے لئے خوشی نہیں۔ وہ عورت جو اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے خاوند کی لاش دیکھ رہی ہو۔ اگر اس کے سامنے تمام دنیا کے بادشاہ بھی بلکہ خوشی منائیں۔ اور اپنی مسرت کے نعروں سے آسمان سر پر اٹھالیں۔ تو بھی اس کے رونے کی آواز کو نہیں دبا سکتے۔ کیونکہ اس کو صدمہ ہے۔ اسی طرح وہ بچہ جس کی بچپن کی عمر میں کوئی خبر لینے والا نہ رہے جب باپ کی لاش سامنے دیکھ رہا ہو۔ تو کوئی دنیا کی خوشی اسے خوش نہیں کر سکتی۔ پس جس کا دل زخمی ہو اس کے لئے کوئی خوشی خوشی نہیں ہوتی۔ ایک صاحب تاج و تخت جس کے اردگرد ہزاروں لوگ جمع ہوں۔ اور جسے ہر قسم کے سامان تعیش حاصل ہوں۔ اس پر اگر ایک خطرناک غنیم چڑھا آرہا ہو۔ تو یہ آنیوالی مصیبت ڈرانیوالی شکل میں اس کی تمام راحت کو تکلیف سے بدل دیتی ہے۔ اس خطرہ کی موجودگی میں کوئی چیز اس کو خوش نہیں کر سکتی:

عید کی خوشی کا سبب عید دل کی خوشی کا نام ہے۔ اور جس کا دل خوش نہیں۔ اس کے لئے کوئی عید نہیں۔ اب میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ لوگ جو آج خوش ہیں۔ اور تم میں سے ہر ایک کہتا ہے کہ آج عید ہے۔ کیا کل کے اور آج کے دن میں کوئی فرق ہے۔ جیسا کل تھا ویسا ہی آج ہے۔ وہی حالت ہے۔ پھر کیا اسلئے خوشی ہے کہ بعضوں نے عمدہ کپڑے پہنے ہیں یا کیا اس بات کی خوشی ہے۔ کہ بعض نے عمدہ کھانے تیار کئے ہیں۔ اگر یہی ہے تو کیا کل نئے کپڑے نہیں پہنے جا سکتے تھے یا اچھے کھانے نہیں پکائے اور کھائے جا سکتے تھے۔ پھر آج کیوں خوش ہو۔ کیا اسلئے کہ لوگ جمع ہوئے ہیں۔ مگر کیا کل جمع نہیں ہو سکتے تھے۔ پھر جانتے ہو کہ آج تمہاری خوشی کا کیا سبب ہے۔ تمہارے آج خوشی محسوس کرنے کی وجہ یہ ہے کہ تم پر خدا کی طرف سے ایک فرض عائد کیا گیا تھا۔ وہ تم نے پورا کر لیا ہے۔ اسلئے تم خوش ہو۔ اور یہ ایسی بات ہے کہ اس پر تم جس قدر خوشی مناؤ۔ جائز ہے۔ پس عید خوشی ہے۔ مگر اس کے لئے جس نے خدا کے حکم کو پورا کیا۔ تمہیں رمضان میں روزے رکھنے کا حکم تھا۔ تمہیں ایک خاص وقت سے خاص وقت تک کھانے سے منع کیا گیا تھا۔ تمہیں حکم تھا کہ بیوی سے تعلقات چھوڑ دو۔ سوائے اسوقت کے جس میں تم کو اجازت تھی۔ اللہ تعالیٰ چاہتا تھا کہ تم اس سے دعائیں کرو۔ اور اس کی زیادہ سے زیادہ عبادتیں کرو۔ سوائے مجبوری کے اگر کسی شخص نے ان احکام کو نہیں پورا کیا۔ کھانا پینا ایک خاص وقت تک نہیں چھوڑا۔ خدا تعالیٰ سے دعائیں نہیں کیں۔ عبادتوں میں وقت نہیں لگایا۔ تو وہ کیسے خوش ہو سکتا ہے۔ اسکی خوشی کی وجہ کیا ہو سکتی ہے۔ اور وہ شخص مجنون ہوتا ہے۔ جو بلا وجہ خوش ہوتا ہے۔ یہاں ایک عورت ہمارے مزارعوں میں سے ہی تھی جس کا ان دنوں میں حضرت خلیفہ اول رضہ سے پڑھتا تھا۔ وہ آپ کے پاس آئی آپ نے مجھے فرمایا کہ آؤ میاں آج تمہیں ایک بات بتائیں آپ نے اس عورت سے دریافت کیا کہ تیرے بھائی کا کیا حال ہے۔ وہ عورت ہنسی اور اتنا ہنسی۔ کہ اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ اور پھر ہنستے ہنستے ہی اس نے کہا کہ وہ تو مر گیا ہے۔ میں حیران ہوا کہ یہ ہنسنے کی کیا بات ہے۔ پھر آپ نے اسکے ایک اور رشتہ دار کے متعلق پوچھا تو وہ اسی طرح ہنسی اور کہا کہ وہ بھی مر گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے مجھے فرمایا۔ اسے مرض ہے۔ اور اسے ہنسنے کا جنون ہو گیا ہے۔ تو بے موقع خوشی جنون کی علامت ہے۔ وہ لڑکا جس نے اپنا سبق یاد نہیں کیا۔ وہ امتحان کے مقرر ہونے سے خوش نہیں ہو گا۔ بلکہ وہی لڑکا سکول جانے اور امتحان میں شامل ہونے سے خوش ہو گا۔ جس نے سبق یاد کیا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جب میں سبق سناؤں گا تو استاد خوش ہو گا۔ اور میری تعریف کریگا۔ لیکن جس نے سبق یاد نہیں کیا۔ اگر خوش ہو گا تو مجنون ہو گا:

یوم العید یوم الحساب ہے پس وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کے احکام کی پیروی کی اس کے لئے تو آج خوشی ہے۔ مگر جس نے احکام الٰہی کی پیروی نہیں کی اس کے لئے ماتم ہے۔ کیونکہ یہ حساب دینے کا دن ہے۔ لوگ جمع ہیں۔ ہر ایک شخص کا لباس اور اس کی حالت بتا رہی ہے کہ وہ حساب دینے کے لئے حاضر ہے اور آج یوم الحساب ہے۔ اور اس حالت نے حشر کا نظارہ پیدا کر دیا ہے۔ پس وہ شخص جس نے کچھ کام نہیں کیا اور احکام کو نہیں مانا۔ اس کے لئے رونے کا دن ہے نہ کہ خوش ہونے کا۔ اور جس نے ان احکام کو پورا کیا ہے میں تمہیں کہتا ہوں کہ اسی کی عید آج حقیقی عید ہے اور اس کی خوشی سچی خوشی ہے:

اقراری مجرم

یاد رکھو کہ عید میں روحانی ترقی کے ذرائع ہیں۔ اور اس میں روحانی ترقی کے لئے مشق کرائی جاتی ہے۔ جو لوگ سارے سال میں تہجد نہیں پڑھ سکتے۔ وہ کم از کم رمضان میں تہجد ضرور پڑھتے ہیں۔ اور ان کا رمضان کے ایک مہینہ میں تہجد پڑھنا گواہی ہو جاتا ہے۔ ان کے خلاف کہ تہجد پڑھنا مشکل کام نہیں۔ جو لوگ راتوں کو تہجد کے لئے اسلئے نہیں اٹھتے کہ وہ اٹھ نہیں سکتے۔ اور جو لوگ سردی کی چودہ چودہ گھنٹے کی راتیں بستروں میں گذار دیتے ہیں۔ اور اٹھ کر تہجد نہیں پڑھتے۔ خدا کے مجرم ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اپنے عمل سے بتا دیا ہے۔ کہ وہ گرمی کی آٹھ آٹھ گھنٹے کی راتوں میں جب مہینہ بھر اٹھتے رہے ہیں۔ تو چودہ گھنٹے کی رات میں کیوں نہیں اٹھ سکتے۔ کیا وہ شخص جو آٹھ گھنٹے کی رات میں سحری کے لئے اٹھتا ہے۔ اور ساتھ ہی تہجد بھی پڑھتا ہے۔ وہ کہہ سکتا ہے کہ میں پندرہ گھنٹے کی رات میں نہیں اٹھ سکتا۔ اگر تم نہیں اٹھ سکتے تھے۔ تو آٹھ گھنٹے کی راتوں میں کیسے اٹھے۔ پس اس طرح تم اللہ تعالیٰ کے حضور اقراری مجرم ہو گئے۔

نیکی کا سلسلہ غیر منقطع ہو

اسلئے میں کہتا ہوں کہ تم رمضان اور عید سے سبق حاصل کرو میں نے اسی لئے کل ہدایت کی تھی۔ کہ پہلے کی طرح آج کی رات بھی اٹھو۔ تہجد پڑھو۔ اور دعائیں کرو۔ کیونکہ ہمارے بزرگوں کا طریق تھا۔ کہ جب کوئی نیک کام کرتے تھے تو پھر دوبارہ شروع کر دیتے تھے تا سلسلہ نہ ٹوٹے۔ لوگ عموماً عید کی رات کو زیادہ سوتے ہیں۔ حالانکہ اس رات میں زیادہ جاگنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ حضرت خلیفہ اول کا قاعدہ تھا کہ آپ جب قرآن کریم ختم کرتے تو خاتمہ کے ساتھ پھر سورہ فاتحہ پڑھتے۔ تا کہ قرآن کریم کا سلسلہ پھر شروع ہو جائے۔ اسی طرح جب رمضان ختم ہو گیا۔ اور شوال شروع ہوا۔ تو میں نے چاہا کہ رمضان کے بعد شوال کے پہلے دن لوگوں کو کھڑا کر دوں۔ تا کہ دوسرا حساب شروع ہو جائے۔ اور نیکی کا سلسلہ ٹوٹ نہ جائے۔ پس چونکہ آپ لوگ رمضان کے تیس دن کے علاوہ ایک دن شوال کا بھی جاگے ہو اور یہ کل ۳۱ دن ہو گئے۔ اب بقیہ گیارہ مہینوں میں رات کو اٹھنا تمہارے لئے کیا مشکل ہے۔ سوائے بیماری کے جس میں نماز کے فرائض بھی جمع کرنے کی اجازت ہے۔ اور کوئی مجبوری نہیں۔

پس چونکہ تہجد کا پڑھنا خدا کے قرب کے حصول کے لئے بہت بڑا مددگار ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کے متعلق فرمایا کہ فلاں شخص بہت اچھا ہے بشرطیکہ رات کو اٹھے۔ اسلئے اس سلسلہ کو جاری رکھو۔ اور رمضان میں جو کام تم نے شروع کیا ہے۔ اسے ختم نہ ہونے دو

خوبی کو پسند کرنا انسانی طبیعت کا خاصہ ہے

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ جبکہ دوسروں میں نماز پڑھنے والے بھی زیادہ نہیں۔ ہم میں تہجد پڑھنے والوں کی معقول تعداد ہے۔ اور تہجد خدا کے فضلوں میں سے ایک فضل ہے۔ اور قرآن کریم میں [illegible] اشد وطأ و اقوم قیلا کہا گیا ہے یعنی تہجد نفس کی اصلاح کے لئے ایک بہترین آلہ ہے۔ اور اس سے تمام اعمال درست ہوتے ہیں۔ اور انسان کے اندر یہ طبعی تقاضا ہے کہ خوبی کی طرف دوڑتا اور خوبصورت چیز کو پسند کرتا ہے۔ اگر تم جنگل میں جاؤ اور وہاں پھولوں کو دیکھو تو ان کو پسند کرو گے اور انکی طرف دوڑو گے۔ پھر خدا نے تمہاری ہدایت کا جو باغ لگایا اور تمہاری روحانیت کی ترقی کیلئے اس میں پھول پھل لگائے پھر کیونکر ممکن ہو کہ تم انکی طرف نہ دوڑو۔ تو آپ لوگوں میں اکثر نے روزے رکھے۔ اور اس مہینہ میں اکثر وقت عبادت میں گذارا۔ اس کا لطف اٹھایا۔ اور خدا تعالیٰ جو تمام حسینوں سے زیادہ حسین اور تمام خوبصورتیوں کا خالق ہے۔ اس کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کی۔ اب میں یہ ہدایت کرتا ہوں کہ آپ میں سے جنکو عادت نہیں تھی۔ اب بقیہ گیارہ مہینہ کیلئے بھی تہجد پڑھنے کی نیت کر لیں۔ اگر کبھی نہ اٹھ سکیں۔ تو کچھ حرج نہیں مگر نیت ضرور کریں۔ پھر اللہ تعالیٰ انکو توفیق دیگا۔

دین کے لئے تکلیفیں اٹھانا

دوسرا سبق اسمیں یہ ہے کہ بہت سے لوگ چھوٹی چھوٹی تکلیف سے ڈرتے ہیں۔ ایسے لوگوں نے مہینہ بھر کے روزے رکھے اور تکلیف برداشت کی ہے جس سے ثابت ہوا کہ وہ بھوک کی تکلیف برداشت کر سکتے ہیں اور شدید گرمی میں جبکہ دم بدم ہونٹ خشک ہوتے ہیں روزہ داروں نے پیاس کی تکلیف برداشت کی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ وہ پیاس کی تکلیف بھی برداشت کر سکتے ہیں اور جبکہ گرمی کی چھوٹی رات میں اٹھ سکتے ہیں تو سردی کی لمبی راتوں میں ضرور اٹھ سکتے ہیں۔ تم نے یہ سب کچھ کر کے دیکھ لیا اور ایک حد تک تکلیف کے برداشت کرنے کی عادت بھی تمہیں ہو گئی ہے اس سے سبق لینا چاہیئے اور دینی خدمات کو زیادہ جوش کیساتھ بجا لانا چاہیئے اور تکالیف اور مشکلات سے نہیں ڈرنا چاہیئے۔ دیکھو کسی کام کا ارادہ کرنے اور نہ کرنے میں کتنا فرق ہوتا ہے۔ چونکہ رمضان کے دنوں میں نیت کی گئی تھی کہ ہم بھوک پیاس کو برداشت کرینگے۔ اس لئے پندرہ پندرہ گھنٹے کی بھوک پیاس برداشت کی گئی۔ مگر دوسرے دنوں میں جبکہ یہ نیت نہیں ہوتی دو گھنٹے بھی برداشت نہیں کی جا سکتی۔ تو نیت اور ارادہ سے بڑے سے بڑا کام بھی ہو سکتا ہے۔ اسی طرح اب نیت اور ارادہ کو پختہ کرو کہ خدا کے دین کی اشاعت کے لئے غفلت نہیں کرینگے۔

دین کے لئے آگ میں پڑنا بہشت میں جانا ہے

اور دین کے معاملہ میں کسی تکلیف کو تکلیف نہیں خیال کرینگے جیسا کہ حضرت ابراہیم کو آگ میں ڈالا گیا تھا۔ قرآن کریم میں تو اسکا ذکر نہیں۔ ہاں قصوں میں آتا ہے کہ ان کیلئے آگ جلائی گئی تھی جس میں ڈال دیئے گئے مگر وہ آگ ان کیلئے باغ ہو گئی۔ لیکن دین کیلئے آگ میں پڑنا بہشت میں داخل ہونا ہوتا ہے۔ اور دین کیلئے کوئی تکلیف تکلیف نہیں ہو سکتی۔ خدا کیلئے آگ میں پڑنا جنت میں داخل ہونا ہوتا ہے اور خدا کیلئے مرنا درحقیقت زندہ ہونا ہے۔ رسول کریمؐ سے صحابہ نے پوچھا کہ اگر دین کیلئے لڑتے ہوئے مر گئے تو کیا ہوگا فرمایا کہ جنت ملیگی۔ احد کے موقعہ پر جبکہ بعض صحابہ سر ڈالے بیٹھے تھے اور انہی میں حضرت عمر بھی تھے تو ایک صحابی نے پوچھا جو کھجوریں کھا رہے تھے کہ آپ اس طرح کیوں بیٹھے ہیں حضرت عمرؓ نے کہا کہ آنحضرت صلعم شہید ہو گئے ہیں۔ ان صحابی نے کہا کہ اگر رسول کریم شہید ہو گئے ہیں تو ہم کیوں بیٹھے ہیں۔ چلو ہم بھی چلیں یہ کہکر کھجوریں پھینک کر میدان جنگ میں چلے گئے۔ اور اسقدر لڑے کہ شہید ہو گئے۔ اور جب انکی لاش ملی۔ اور ان کے جسم کے زخم شمار کئے گئے تو ستر زخم تھے۔ پس جو لوگ دین کی خدمت کی نیت اور ارادہ کر لیتے ہیں انکی موت ان کیلئے باغ ہو جاتی ہے۔

ایک عورت جو اپنے بچہ کی صحت اور اسکی تربیت کے خیال سے سردی کی رات کو اسلئے جاگتی ہے کہ بچہ کہیں پیشاب کر دے اور اس کا بستر بھیگ جائے جس سے اسکو تکلیف ہو یا اسکے جسم کو کپڑے سے ڈھانکتی ہے کہ سردی نہ لگ جائے اگر کوئی شخص اس کو نصیحت کرے کہ بی بی کیوں تکلیف اٹھاتی ہے سو جا تو وہ اس خیر خواہی کی نصیحت پر بجائے خوش ہونے کے ایسے شخص کو بد دعائیں دیگی کیونکہ وہ اس تکلیف کو تکلیف نہیں خیال کریگی یا ایک طالب علم جو تعلیم کے فوائد سے واقف ہے

راتوں کو جاگتا ہے۔ وہ اس تکلیف کو تکلیف نہیں خیال کرتا اسی طرح وہ تکلیف جو خدا کے دین کی خدمت کرنے پر سہنے یا آگ میں پڑنا پڑے۔ وہ تکلیف درحقیقت تکلیف نہیں۔ تم نے خدمت دین کے لئے مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر اقرار کیا ہے کہ تم دین کے مقابلہ میں دنیا کی پرواہ نہیں کرو گے۔ اور تکالیف سے گھبرا کر دین کا پہلو نہیں چھوڑو گے۔ تم نے جو قصد اور ارادہ کیا ہے اگر تم اسکو پورا کرو تو یہ بڑی خوشی کی بات ہے اور اس سے بڑی نعمت اور کوئی نہیں ہو سکتی وہ ارادہ یہ ہے کہ تم خدا کے حاصل کرنے کے لئے ہر ایک تکلیف کو خوشی سے برداشت کرو گے۔ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ ایک عورت اپنے بچے کی راحت کے لئے تو تکلیف اٹھا سکتی ہے۔ اور ایک طالب علم ایک زبان سیکھنے کے لئے جو زیادہ سے زیادہ تیس چالیس سال کے لئے اسکو نفع دے سکتی ہے مشقت برداشت کر سکتا ہے۔ لیکن تم خدا کے حاصل کرنے کے لئے کوئی بڑی سے بڑی تکلیف نہیں برداشت کر سکتے۔ حالانکہ اس راہ میں جو تکلیف ہو۔ وہ ہے ہی کیا اور کتنی کیونکہ اس کا نتیجہ ابدی راحت اور آرام ہے۔ پس یقیناً جانو کہ خدا کے لئے تکلیف اٹھانا بڑی نعمت اور بڑا آرام ہے۔ خدا کے لئے بھوکا رہنا لذیذ ترین کھانا کھانے سے زیادہ اچھا ہے۔ جو خدا کے لئے ننگا رکھا جائے خدا اسکو ننگا نہیں رکھیگا اور کسی عزیز کی محبت خدا کی محبت کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔ پس جو خدا کے لئے عزیزوں کو چھوڑتا ہے۔ خدا تعالےٰ اسکو بہت سے اعلیٰ درجہ کے محبت کرنے والے دیتا ہے۔ جو خدا کے لئے وطن چھوڑتا ہے خدا اسکو بہتر وطن دیتا ہے۔

حضرت ابو بکرؓ کا ذکر ہے آپؓ کے ایک بیٹے اسلام لانے میں پیچھے رہ گئے تھے۔ انہوں نے ایک دفعہ کہا کہ میں ایک دفعہ جنگ کے موقع پر اگر چاہتا تو آپ کو مار ڈالتا۔ کیونکہ وہ کافروں کی طرف سے جنگ کر رہے تھے اور حضرت ابو بکر مسلمان تھے) مگر میں نے باپ سمجھ کر چھوڑ دیا۔ حضرت ابو بکر نے فرمایا خدا کی قسم اگر میں تمہیں دیکھتا تو ضرور مار ڈالتا۔

خدا کیلئے قربانی کا انعام

جو شخص خدا کے لئے اپنے کھنے پینے عزیز و اقارب گھر بار اور وطن جائدادیں اور املاک چھوڑتا ہے۔ خدا اس کی کسی ایک چیز کو بھی ضائع نہیں کرتا۔ بلکہ جو کچھ وہ قربان کرتا ہے وہ ایک بیج کی مانند ہوتا ہے۔ جسے خدا کئی گنا بڑھا کر اسکو واپس دیتا ہے۔ اور اس سے بہت بہتر انعام عطا فرماتا ہے۔ صحابہ نے خدا کے لئے قربانیاں کیں مگر جو کچھ ان کو خدا کی طرف سے دیا گیا۔ اس کے مقابلہ میں وہ قربانیاں بہت ادنےٰ درجہ کی تھیں۔ غور تو کرو صحابہ نے کیا قربانی کی۔ انہوں نے اپنا وطن چھوڑا مگر خدا نے اسکے بدلے میں انہیں کیا دیا۔ بیشک صحابہ نے وطن چھوڑا تھا۔ مگر غلامی کی حالت میں چھوڑا تھا۔ پھر انہیں حاصل ہو گیا۔ اور حکمران کی حالت میں حاصل ہوا۔ حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ رضہ و علی رضہ نے غلامی کی حالت میں وطن چھوڑا تھا۔ مگر دوبارہ وہ مکہ میں بادشاہ ہونے کی حیثیت میں داخل ہوئے۔ کیا ان کی قربانی ضائع گئی۔ پھر انہوں نے جائدادیں اور مال چھوڑے لیکن خدا نے اس کے بدلے میں ان کو کس قدر مال دیئے۔ دس بیس ہزار دو ہزار نہیں حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ جب فوت ہوئے تو تین کروڑ روپیہ ان کے گھر سے نکلا جو آجکل بھی جبکہ دولت کی کثرت ہے۔ کسی کے پاس ہو تو اسے بڑا دولتمند سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اس وقت جبکہ اشیاء کی قیمت سستی اور روپیہ کی قیمت گراں تھی۔ صحابہ کے اموال کی یہ حالت تھی۔

حضرت ابو ہریرہ رضہ کا واقعہ

حضرت ابو ہریرہ کا واقعہ ہے کہ وہ ایک جگہ کے گورنر تھے ان کے پاس کسریٰ کا درباری رومال تھا۔ کھانسی جو آئی تو اس رومال میں تھوکا اور کہا واہ وا ابو ہریرہ کسریٰ کے رومال میں تھوکتا ہے۔ لوگوں نے پوچھا یہ کیا بات ہے۔ حضرت ابو ہریرہ نے کہا میں رسول کریمؐ کی باتیں سننے کے لئے مسجد نبوی میں پڑا رہتا تھا۔ اور میں کسی وقت بھی مسجد سے دور جانا اس لئے پسند نہ کرتا تھا۔ کہ شائد کسی وقت رسول کریمؐ آئیں اور میں نہ ہوں اور کوئی بات سننے سے رہ جائے۔ اس حال میں بعض اوقات یہ حالت ہو جاتی کہ بھوک کے مارے میرے منہ سے بات نہیں نکل سکتی تھی۔ اور بھوک میں ہی ساتھ ساتھ وقت گذر جاتے۔ چونکہ صحابہ سوال نہیں کرتے تھے۔ اس لئے حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں بھوک سے بے تاب ہو گیا اور اتنے میں حضرت عمرؓ گذرے میں نے ان سے آیتہ صدقہ کے معنے پوچھے انہوں نے بتائے اور چلے گئے۔ حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں۔ کیا میں اس آیت کے معنے نہیں جانتا تھا۔ میرا تو یہ مطلب تھا کہ وہ میری حالت دیکھیں اور کھانے کے لئے دیں پھر حضرت ابو بکرؓ آئے میں نے ان سے بھی اسی آیت کے معنے پوچھے وہ بڑے صدقہ کرنے والے تھے۔ مگر انہوں نے بھی معنے بتائے اور چلے گئے۔ لیکن کیا میں اس آیت کے معنے نہیں جانتا تھا۔ اتنے میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپ نے میرا چہرہ دیکھ کر فرمایا۔ ابو ہریرہ تم بھوکے ہو۔ آپ کے پاس دودھ کا پیالہ تھا۔ آپ نے فرمایا دوسرے غرباء کو بھی جمع کر لو اور ہم سب ساتھ تھے۔ آپ نے فرمایا پہلے ان کو پلاؤ۔ [illegible] گیا۔ [illegible] نے پیا اور قسم ہے خدا کی پیالہ اسی طرح بھرا ہوا تھا۔ پھر مجھے دیا میں نے خوب سیر ہو کر پیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اور پیو۔ میں نے پیا آپ نے فرمایا اور پیو میں نے اور پیا اور پیا حتیٰ کہ میں نے پیا کہ مجھے معلوم ہوا کہ میرے ناخنوں سے دودھ نکل جائیگا۔ پھر بعض اوقات میری فاقہ کی یہ حالت ہوتی تھی کہ میں بے ہوش ہو کر گر جاتا تھا۔ لوگ سمجھتے تھے کہ مجھے مرگی ہو گئی ہے۔ اور عرب میں قاعدہ تھا کہ مرگی والے کو جوتے مارتے تھے۔ کہ اس سے ہوش آجائے۔ لوگ یہ نہ سمجھتے تھے کہ بھوک کی وجہ سے میرا یہ حال ہوا ہے۔ اس لئے مجھے مارتے تھے۔ یا تو میری یہ حالت تھی یا اب یہ حال ہے کہ کسریٰ جو آدھی دنیا کا بادشاہ تھا اس کے خاص درباری رومال میں میں تھوکتا ہوں۔

خدا رسیدہ فقیر اور خدا سے دور بادشاہ

صحابہ نے جو قربانیاں کیں وہ بدلے کے لئے نہیں کی تھیں۔ نیکی کا کام خود اپنے اندر ایک لذت اور راحت رکھتا ہے۔ جو شخص ایک ڈوبتے ہوئے کو بچاتا ہے اسکو اتنی خوشی ہوتی ہے

کہ ایک بادشاہ کو ایک ملک کے فتح کرنے پر نہیں ہو سکتی۔ کسی بیکس اور بے بس کی مدد سب سے بڑا کام ہے اور سب سے بڑی خوشی ہے۔ اور سب سے زیادہ بے کس وہ شخص ہے جو خدا سے دور ہوتا ہے۔ ایک فاقہ کش شخص کی حالت ہزار درجہ بہتر ہے اس بادشاہ سے جس کے خزانے روپیہ سے پر ہیں۔ اور ملکوں پر اس کا تصرف ہے مگر وہ اپنے رب سے دور ہے۔ اگر وہ خوش ہے تو اس کی خوشی اس نادان بچے کے مانند ہے جس کی ماں مر گئی ہو۔ اور وہ خیال کرتا ہو کہ یہ مجھ سے روٹھ گئی ہے۔ اور وہ اس کو منانے کے لئے اس کے منہ پر ہاتھ مارتا اور کہتا ہو کہ ماں تو مجھ سے بولتی کیوں نہیں۔ کیا تو مجھ سے روٹھ گئی ہے۔ حالانکہ وہ نادان نہیں جانتا اس کی ماں کی خاموشی عارضی نہیں بلکہ وہ ہمیشہ کے لئے اسکو چھوڑ گئی ہے۔ پس کوئی شخص خواہ کتنے ہی خزانے اور جائدادیں رکھتا ہو۔ اگر وہ خدا سے دور ہے تو ایک سنسان جنگل میں ہے اور سانپوں سے کھیلتا ہے۔ جن کے زہر کا اسے علم نہیں۔ پس تم دنیا کی خوشی پر مت جاؤ۔ اس کی خوشیاں عارضی ہیں۔ دنیا داروں کے مال ان کے آرام اور ان کے علوم ہیچ ہیں۔ جبکہ ان کا خدا سے تعلق نہیں۔ مگر تم دولتمند ہو۔ تم بادشاہ ہو۔ کیونکہ خدا نے تم سے دوستی کی ہے۔ دنیا کے امیر تمہارے سامنے کچھ نہیں۔ پس تم خداداد دولت لیکر نکلو اور ان لوگوں کے پاس پہنچو۔ جو دنیا کی نظر میں امیر اور بادشاہ اور دولتمند ہیں۔ مگر درحقیقت وہ محتاج اور سخت محتاج ہیں۔ آج عید ہے تم نے صدقہ وخیرات کیا ہے۔ اور اپنی حیثیت کے مطابق خرچ کیا ہے مگر دنیا کا بہت بڑا حصہ ہے۔ جو ظاہر میں عید کرتا نظر آتا ہے۔ لیکن دراصل ان کے گھروں میں ماتم ہے۔ وہ خدا سے جدا ہیں اور خدا ان سے جدا ہے۔ انہوں نے خدا کی رحمت کے دامن کو چھوڑ کر اپنے تئیں ہلاک کر دیا۔ اور ان کی حالت یہ ہے کہ گویا وہ سانپ یا شیر کے منہ میں چلے گئے۔ تمہارا ہاتھ خدا نے اپنے مامور کے ہاتھ میں دیدیا۔ اس لئے آج تمہارے سوا کسی کی عید نہیں۔ تم سے زیادہ کس کی عید ہوگی۔ جنہوں نے خدا کے مامور اور مرسل کا زمانہ پایا۔ اور اس کو قبول کیا۔ تمہارا خوشیاں منانا جائز ہے۔ کیونکہ تم نے اس مامور کا زمانہ پایا ہے جس کا انتظار کرتے کرتے امتیں گذر گئیں۔ اور جس کی آمد کی بشارتیں نبیوں نے دیں تم نے اس کو شناخت کیا اس لئے عید تمہاری ہی عید ہے۔

قابل رحم وامانده لوگ

مگر میں کہتا ہوں کہ تم ان غریبوں کی طرف دیکھو جو خدا سے بیگانہ ہیں۔ اور انہوں نے خدا کے بندوں کو خدا بنا لیا۔ وہ بندا جو خدا کے بندوں میں بھی بہت بڑا نہیں۔ بلکہ کئی سے چھوٹا ہے۔ جو موسیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ السلام سے تو یقیناً چھوٹا ہے۔ پس ان کی کیا عید ہوگی جو سچے خدا کو چھوڑ کر بندوں کو خدا بنا بیٹھے ہیں۔ ان کے لئے تو یہ عید کا دن نہیں گو جن دنوں میں ہمارا عید ہوتا ہے وہ ان کی عید کا دن ہوتا ہے۔ ان کے لئے کیا خوشی کی بات ہے۔ کیا وہ لوگ خوش ہو سکتے ہیں جن کے ایک انسان کو خدا بنانے پر خدا تعالیٰ اس قدر ناراض ہے کہ فرماتا ہے ان کو وہ عذاب دونگا جو پہلے کسی کو نہ دیا۔ پس ان کی حالت قابل رحم ہے۔ گو یورپ کے بڑے بڑے لوگ بظاہر خوش نظر آتے ہیں۔ اور ان کی دنیاوی حیثیت بڑی ہے مگر وہ تمہاری نظروں میں مردہ ہیں۔ ان کی حالت پر رحم کرنا چاہئے۔ اور ان کو خدا کی طرف لانا چاہئے۔

پھر مسلمان کہلانے والے جو آج عید منانے میں ہمارے ساتھ شامل ہیں۔ ان کی حالت بھی قابل رحم ہے۔ کیونکہ انہوں نے خدا کے اس مرسل کا انکار کیا ہے۔ جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کہا اور وہ جن کی قبروں پر سجدہ کرتے ہیں۔ ان کی خواہش تھی کہ کاش اس کی غلامی ہمیں مل جائے وہ بزرگ جنکو یہ بڑا ہی بزرگ خیال کرتے ہیں۔ اپنی زندگی میں مسیح موعودؑ کا انتظار کیا کرتے تھے۔ مگر جب وہ آیا۔ تو ان لوگوں نے قدر نہ کی۔ اور مسیح موعودؑ سے تعلق نہ کیا۔ پھر ان کے لئے کیسی عید ہے جنکو خدا کی طرف سے دعوۃ کا پیغام آیا اور انہوں نے اس کو رد کر دیا وہ خدا کے حضور مجرم ہیں۔ اور کہیں مجرموں کے لئے بھی عید ہوا کرتی ہے۔

تم خدمت دین کیلئے دیوانگی اختیار کرو

سستیاں بہت ہو چکیں اب وقت ہے تم میں سے چھوٹا بڑا بے پڑھا اور عالم سب خدمت دین کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ تم میں جاہل کوئی نہیں۔ بے پڑھے لکھے ہونا جہالت نہیں۔ کیونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی پڑھے لکھے نہ تھے۔ جاہل وہ ہے جسکو خدا کی معرفت نہ ہو۔ حضرت مسیحؑ نے خوب کہا ہے۔ کہ انسان روٹی سے زندہ نہیں رہتا بلکہ خدا کے کلام سے زندہ رہتا ہے۔ پس تمہیں عرفان حاصل ہے۔ تمہیں خدا کی طرف سے ایک دولت ملی ہے۔ اور تمہیں ایک قوت اور ہتھیار دیا گیا ہے۔ اگر تم اس طاقت اور ہتھیار کو استعمال نہیں کرو گے۔ تو وہ طاقت ضائع ہو جائیگی۔ اور ہتھیار ناکارہ ہو جائیگا۔ کیونکہ جس چیز کو حرکت نہ دی جائے وہ ناکارہ ہو جاتی ہے۔ اگر ہاتھ کو بے جنبش رکھا جائے۔ تو وہ شل ہو جاتا ہے۔ پس تمہیں جو روحانی طاقت ملی ہے تم اسکو خرچ کرو ورنہ اگر تم خدا کے رستہ میں خرچ نہیں کرو گے اور محتاجوں کو نہیں دوگے تو اس طاقت سے محروم ہو جاؤ گے۔ پس ہمت کرو اور بڑھتے چلے جاؤ۔ اور دنیا کے کناروں تک جا کر خدا کے نام کو پھیلا دو۔ اس راستہ میں تمہیں جو بھی قربانی کرنی پڑے اس سے مت گھبراؤ اور نہ رکو اگر تمہیں اس راہ میں اپنی عزیز سے عزیز چیز قربان کرنی پڑے تو کرو اور صرف ایک مقصد لیکر کھڑے ہو جاؤ۔ اور اس عرفان کے خزانے کو دنیا میں پہنچا دو۔ جس کے لئے احادیث میں آیا ہے کہ مسیح موعود خزانے تقسیم کریگا مگر لوگ لینگے نہیں۔ مسیح موعود نے تمہیں قرآن کے خزانے دئے ہیں۔ ان کو تمام دنیا میں پہنچا دو۔ اور پھیلا دو۔ اس وقت ضرورت ہے کہ تمام دنیا سے سلوک کرو۔ خواہ بادشاہ ہوں یا امیر وہ سب تمہارے محتاج ہیں۔

آدم کی تمام اولاد ہمارے بھائی ہیں

درحقیقت کوئی خوشی مکمل نہیں ہوتی جب تک بھائی بند بھی خوش نہ ہوں چونکہ تمام دنیا کے باشندے خواہ وہ عیسائی ہوں یا یہودی۔ ہندو ہوں یا سکھ وہ سب ہمارے بھائی ہیں۔ کیونکہ

ہمارے دادا آدم کی اولاد ہیں۔ اس لئے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہمیں تو خدا مل گیا ہو۔ اور ہم ان سے غافل ہو جائیں اور ان کی پروا نہ کریں۔ میں نصیحت کرتا ہوں۔ اور دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ کہ تم ان خزانوں کو جو تمہیں دیئے گئے ہیں۔ دنیا میں پہنچاؤ۔ اور وہ طاقتیں جو تمہیں دی گئی ہیں۔ استعمال میں لاؤ۔ تم مت آرام لو۔ جب تک کہ خدا کے دین کو دنیا کے کناروں تک نہ پہنچا دو۔ کیونکہ تمہاری ذمہ واری ختم نہیں ہوتی۔ جب تک کہ ہر ایک کو خدا کے حضور میں نہ کھڑا کر دو۔

حُبِّ وطن اور ایک افسر کی مُحبت کا جذبہ

مجھے ایک قصہ یاد کرکے ہمیشہ لذت حاصل ہوتی ہے ایک دفعہ ترکوں اور یونانیوں میں جنگ ہوئی۔ یونانیوں کا ایک قلعہ تھا۔ جو پہاڑی پر واقع تھا۔ اور بہت مضبوط تھا۔ یورپ والوں کا خیال تھا کہ ترک اس کو جلدی فتح نہیں کر سکتے۔ اور اتنے میں ہم بیچ بچاؤ کرکے صلح کرا دینگے۔ گو ترکوں کے جرنیل عموماً خائن ہوتے رہے ہیں۔ مگر بعض اعلیٰ درجہ کے بھی ہوتے تھے۔ چنانچہ ایک ترکی فوج کا کمانڈر جس کو اپنے وطن اور قوم کی عزت کا احساس تھا۔ اس نے اپنے تھوڑے سے سپاہیوں کو جو اس کے ماتحت تھے۔ جمع کیا۔ اور ایک تقریر کی۔ جس میں بزدلی سے نفرت دلائی۔ اور نیک نامی سے مرنے کی فضیلت بدنامی سے جینے پر ثابت کی اور پھر بڑے زور سے حملہ کیا۔ چونکہ انہوں نے نیچے سے اوپر چڑھنا تھا۔ اور دشمن سر پر تھا۔ اس لئے وہ آسانی سے ان کو نقصان پہنچا سکتا تھا۔ اور ترک اس کو زیادہ نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے۔ بہت دفعہ حملہ کیا گیا۔ مگر اوپر نہ چڑھ سکے۔ آخر اس جرنیل کو ایک گولی لگی۔ اور وہ گر پڑا۔ دشمنوں نے خوشی کا نعرہ لگایا۔ کیونکہ انھوں نے سمجھا۔ اب ترکوں کو شکست ہو جائیگی۔ لیکن دراصل جرنیل کو گولی لگنا ترکوں کی شکست کی علامت نہ تھی بلکہ اسمیں ان کی فتح تھی۔ جب جرنیل گر پڑا۔ اور لوگ اسے میدان جنگ سے اٹھا کر علیحدہ جگہ میں لیجانے لگے۔ تاکہ اس کی مرہم پٹی کریں۔ تو اس نے اپنے ماتحتوں کو جن سے وہ بہت محبت کرتا تھا۔ اور وہ بھی اُسے اپنا محبوب سمجھتے تھے۔ کہا کہ تمہیں خدا کی قسم ہے میرے جسم کو ہاتھ مت لگاؤ۔ اگر تمہیں مجھ سے محبت ہے اور میری اس آخری گھڑی میں مجھ سے اظہارِ اُلفت کرنا چاہتے ہو۔ تو اس کا صرف یہی طریق ہے۔ کہ میری قبر اس قلعہ میں بناؤ۔ اگر یہ نہیں کر سکتے۔ تو مجھے یہیں پڑا رہنے دو کہ میری لاش کو کوے اور کتے کھا جائیں۔ جرنیل کے اس قول نے سپاہیوں کو دیوانہ بنا دیا۔ اور انھوں نے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا۔ اور اس زور کا حملہ کیا کہ قلعہ پر چڑھ کر قبضہ کر لیا۔ اس جد وجہد میں ان کے ناخن تک اُڑ گئے اور یورپ حیران رہ گیا۔ جب یہ خبر شایع ہوئی۔ کہ یونان کا فلاں قلعہ ترکوں نے فتح کر لیا۔

ایک عورت اپنے بچے کی تلاش میں

اسی طرح ایک عورت کا قصہ انگریزی ریڈروں میں طلبا نے پڑھا ہوگا کہ ایک عورت کے بچے کو عقاب اُٹھا کر ایک پہاڑ پر لے گیا۔ عورت بھی اس کے پیچھے گئی۔ اور پہاڑ پر چڑھ کر عقاب کے گھونسلے تک پہنچ گئی۔ مگر اپنے بچے کو نکال لائی۔ جب اس نے بچے کو سینے سے لگا لیا۔ اور خوش ہو چکی۔ تو اسے ہوش آیا۔ اور پھر اس کے لئے پہاڑ سے اُترنا مشکل ہوگیا۔ لوگوں نے بمشکل اُسے اُتارا۔ اُس سے پوچھا گیا کہ تو کیونکر چڑھ گئی تھی۔ اس نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم کہ میں کیسے چڑھی تھی۔ میں تو صرف یہ دیکھ رہی تھی کہ میرے بچے کو عقاب ادھر لے گیا ہے۔ اور ادھر ہی خود جا رہی تھی۔ دیکھو ایک عورت نے اس بچے کی تلاش میں وہ کام کیا۔ جو بڑے بڑے مرد بھی نہیں کر سکتے تھے۔

دین کی حالت

پس تم بتاؤ۔ کہ تمہیں خدا کے دین سے اس سے زیادہ محبت نہیں ہونی چاہیئے جو عورت کو اپنے بچے سے اور ترک سپاہیوں کو اس جرنیل سے تھی۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک اعتراضوں سے زخمی کیا گیا ہے۔ اسلام مردہ کی مانند ہے۔ اور زخموں سے چور ہے۔ خدا تعالیٰ کا جسم بھی مثالی طور پر کہہ سکتے ہیں کہ چور چور ہے۔ کیا تم اس نظارے کو برداشت کر سکتے ہو۔ کہ خدا اور رسول کریم اور اسلام کا جسم اعتراضوں کے زخموں سے چُور ہو اور تم آرام سے بیٹھے رہو۔ کیا تمہیں خدا اسلام اور رسول کریم کی محبت میں دیوانہ نہیں ہو جانا چاہیئے۔ پس تم ایک دیوانگی پیدا کرو۔ اور بد عقیدگی پر حملہ کرو۔ اور دنیا کو اس نقطہ پر لاؤ کہ دنیا کو خدا اور اسلام محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود قابل ستایش نظر آئیں۔ اللہ تعالیٰ تمام نقصوں سے پاک ہے۔ مگر اس پر طرح طرح کے نقص لگائے جاتے ہیں تم ان نقصوں کو دور کرو۔ اور اس احساس کے ساتھ کھڑے ہو۔ کہ سب لوگوں کو ایک دین پر جمع کر دینگے۔ اور تمام مسکینوں اور محتاجوں اور تمام ڈوبتے ہوؤں کو بچائینگے اور اپنی ہر ایک راحت اور آرام کو اس راہ میں قربان کر دینگے۔ اب میں دُعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

دُعا سے پہلے فاتحہ اور درود

دوبارہ کھڑے ہو کر فرمایا۔ دُعا میں یہ یاد رکھو۔ میں نے پہلے بھی نصیحت کی ہے۔ کہ دُعا کی قبولیت کے لئے بعض شرائط ہیں۔ اور کچھ سامان ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ اللہ کی حمد کی جائے۔ سورہ فاتحہ پڑھی جائے۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا جائے۔ میں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ آپ دعا کرنے سے پہلے دل میں سورہ فاتحہ پڑھیں۔ اور پھر درود پڑھیں۔ اس ذریعہ سے جو دعا کی جائیگی۔ اللہ تعالیٰ اسکو قبول فرمائیگا۔ اور ساتھ ہی نیت اور ارادہ بھی کریں۔ اگر نیت اور ارادہ نہ ہوگا تو آپ لوگوں کی دعائیں زبانی ہونگی۔ جو عرش پر نہیں پہنچینگی اور جنمیں نیت اور ارادہ شامل ہوگا۔ وہ خدا کے فضل کو کھینچ لائینگی۔

شوال میں چھ روزے

اسکے بعد حضور نے دعا فرمائی اور دعا کے بعد کھڑے ہو کر فرمایا۔ ایک بات ہے۔ رمضان ختم ہو گیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا کہ شوال کے مہینہ میں عید کا دن گذرنے کے بعد چھ روزے رکھتے تھے۔ اس طریق کا احیاء ہماری جماعت کا فرض ہے۔ ایک دفعہ حضرت صاحب نے اس کا اہتمام کیا تھا کہ تمام قادیان میں عید کے بعد چھ دن تک رمضان ہی کیطرح اہتمام تھا۔ آخر میں چونکہ حضرت صاحب کی عمر زیادہ ہو گئی تھی۔ اور بیمار بھی رہتے تھے۔ اسلئے دو تین سال آپ نے روزے نہیں رکھے۔ جن لوگوں کو علم ہو وہ سُن لیں۔ اور جو غفلت میں ہوں ہوشیار

چندہ خاص

(گذشتہ اشاعت کے سلسلہ میں)

قادیان - مولوی غلام رسول صاحب افغان عـ
ڈاکٹر وزیر بخش صاحب ـ
مستورات - دائی غوثاں عـ تاجو عـ } ۳۲
اہلیہ صوفی غلام نبی صاحب عـ }

میزان ۴۳-۴-۰

ہندوستان - سید صادق علی صاحب ڈاک بنگلہ ڈیرہ دون ۱۵
محمد حسن صاحب مدرس کنٹھولی مظفرنگر ۱۴ } ۱۳۴

لاہور - حافظ عبد الجلیل صاحب ۶۰-۰-۰

پٹیالہ - شیخ کرم الہی صاحب ۱۰۰
عنایت علیخان صاحب راجپورہ ۵۰ } ۱۹۹
ہاشم علی صاحب منڈی ۵۰

کشمیر - میر عبد الرحمن صاحب ڈیمارکیشن افسر سری نگر - ۲۰

سرحد - جماعت نوشہرہ ۱۰۰
محمد صدیق صاحب کوٹی جنوبی وزیرستان } ۲۱۶

فیروزپور ۵۰۰-۰-۰

راولپنڈی - چنگا بنگیال ۱۰۰
عبد الرحمن صاحب خاکی کوہ مری ۳۰۰ } ۴۰۱

کیمل پور ۱۰۰-۰-۰

گجرات - مزمل شاہ صاحب گمبیر ۳۲-۱۴-۰

سندھ - نیاز محمد صاحب سب انسپکٹر حیدرآباد ۳۰

جھنگ مگھیانہ - محمد اسمعیل صاحب سٹیشن ماسٹر ۳۵

لدھیانہ - فتح محمد صاحب جگراؤں ۴۰

گورداسپور - جماعت اوجلہ ۲۴۶-۰-۰

سیالکوٹ - حسن محمد صاحب سمبڑیال ۲۰-۰-۰

ڈیرہ غازیخان ۱۴۸-۱۱-۰

" کوٹ قیصرانی سردار امام بخش صاحب ۱۰۰

سندھ - بہاول پور - میر مرید احمد خان صاحب ۷۵

نوجوانوالہ ۹۷-۸-۰

جالندھر - نعمت اللہ خان صاحب آنریری مجسٹریٹ ۱۰۰

حیدرآباد دکن - اہلیہ سیٹھ عبد اللہ بھائی سکندرآباد ۱۰۱

لدھیانہ - معرفت قادر بخش صاحب ۲۶۷

امرتسر - شہر ۱۸۸-۰-۰

ناظر بیت المال - قادیان

پچاس روپے انعام

۸ مئی ۱۹۲۲ء کے الفضل میں خواجہ جلال الدین صاحب شمس مولوی فاضل نے حبیب اللہ کلرک نہر کو نوٹس دیا تھا۔ کہ آپ مصطفےٰ بابی حلبی کو بانی المذہب ثابت کر دیں۔ تو پچاس روپے انعام دوں گا۔ اہلحدیث میں حبیب اللہ کی طرف سے وہی ٹائٹل پیج والی عبارت پھر پیش کر کے ہدایت کی گئی ہے۔ کہ پچاس روپے مہر الدین سکرٹری انجمن اسلامیہ کو دیں (خواہ وہ کسی برات کے ساتھ آتشبازی چھوڑنے کے لئے گیا ہوا ہو)

حبیب اللہ کلرک نہر کا لیکچر سن کر ہمیشہ مجھے حضرت اقدس علیہ السلام کا الہام عجل جسد لہ خوار یاد آجایا کرتا ہے۔ جو صرف حوالہ کا صفحہ سطر اور مطبع کا نام دینا جانتا ہے۔ اور سوچنا سمجھنا کچھ نہیں اور یوں بھی جیسے عوام الناس وہابی کہیں۔ اس کے ساتھ یہ تصور ذہن میں آجاتا ہے کہ یہ عقل کے پیچھے لٹھ لئے پھرتا ہے۔ یہ عبارت تو پہلے بھی پیش کی تھی۔ اور یہی بنا غلط فہمی ہے کہ نام کے ساتھ بابی دیکھکر اسے بابی المذہب سمجھ لیا۔ اس طرح تو کل تم نواب غلام احمد خان ممبر کونسل گوالیار کے ساتھ احمدی دیکھ کر اسے احمدی کہنے لگ جاؤ گے ٭

بندۂ خدا اگر کسی وقت عقل سے کام لے لیا جائے تو یہ کچھ گناہ کی بات نہیں۔ تعجب ہے۔ کہ ساتھ ہی ایڈیٹر اہلحدیث کی عقل بھی ماری گئی ہے۔ ہم تو مصطفےٰ کے بابی المذہب ہونے کا ثبوت طلب کرتے ہیں۔ اور پچاس روپے نقد دیتے ہیں۔ ہے تم میں سے کوئی جو مقابل پر آئے ٭

اکمل عفا اللہ عنہ قادیان

مُسلم یونیورسٹی کو حضور نظام کا عطیہ

حضور نظام خلد اللہ ملکہ نے اپنے عطیہ مسلم یونیورسٹی میں بارہ ہزار روپیہ سالانہ کا شاہانہ اضافہ فرمایا ہے۔ یہ امداد ہمارے لئے بہت برمحل ثابت ہوئی۔ کیونکہ سال گذشتہ کے بجٹ میں آمد و مصارف کے درمیان توازن قائم نہیں رہا تھا۔ علی گڈھ کالج کے زمانہ طفلی سے آج تک اس تعلیم گاہ کا ریاست حیدرآباد سے ایک مسلسل تاریخی تعلق رہا ہے۔ جس کی تصدیق اور تشریح ہماری آمدنی کے سالانہ رجسٹروں سے ہو سکتی ہے۔ لیکن یہ خسروانہ ہمت افزائی صرف بیش بہا رقوم ہی تک محدود نہیں رہی۔ بلکہ حیدرآباد کے طالب علم ہماری تعلیم گاہ کی تعداد میں ہمیشہ ایک نمایاں عنصر رہے ہیں۔ اور حیدرآباد کی پبلک نے ہمارے وفود کو ناکام واپس نہیں آنے دیا۔

جب کبھی ہم نے ناقدرشناس زمانے کے ہاتھوں تنگ آکر اس منبع فیض ریاست پر دق الباب کیا ہے۔ ہماری پرشوق توقعات ہمیشہ پوری ہوئی ہیں۔ اور کیوں نہ ہوتیں۔ مسلمانوں کی زندہ تعلیم گاہوں میں سب سے زیادہ معمر تعلیم گاہ جو نصف صدی سے اہل اسلام کی روایات کی حامل رہی ہے ہندوستان کی اس مسلمان ریاست پر اپنے کچھ حقوق سمجھتی ہے لہذا ریاست نے کبھی ہماری درخواست کو مسترد نہیں کیا۔ لیکن یہ عطیے جو والیان ریاست کی فیاضی پر تصدیق کی مہریں ہوتے ہیں۔ ہماری قوم کی ضرورتوں کے کفیل نہیں ہو سکتے۔ تعلیم گاہوں کی حیات اور ترقی کا اصلی دار و مدار قوم کی جمعیت افراد پر ہوتا ہے۔ ہم کو خدا کے فضل سے قوی اُمید ہے۔ کہ ہماری قوم جس نے تقریباً پچاس برس تک اس کالج کی پرورش کا فرض باحسن طریق انجام دیا۔ اور اس کالج کو یونیورسٹی کے درجہ پر پہنچا دیا۔ اسوقت اس کو نظر انداز نہیں کریگی ٭

الراقم

ایک مُسلمان از علی گڈھ

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل ایڈیٹر

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی ۱۰

باجلاس شیخ محمد حسین صاحب منصف درجہ اول ظفروال مقام نارووال

منگو ولد حسن۔ جیون ولد فضلا قوم جولاہا۔ ساکنان عینونوالی تحصیل ظفروال مدعیان

بنام

عطر دین ولد رحیم بخش۔ لال دین۔ امام الدین پسران عطر دین قوم شیخ ساکنان چونڈہ تحصیل ظفروال مدعا علیہم

دعویٰ ۱۰۰۰ روپے بدلے رقعہ

بنام عطر دین ولد رحیم بخش و امام الدین ولد عطر دین قوم شیخ ساکنان چونڈہ تحصیل ظفروال مدعا علیہم

مقدمہ بالا میں بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ تم دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہو۔ اس لئے تمہارے نام اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ ۲۶ جون ۱۹۲۲ء کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کرو ورنہ تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی آج بتاریخ یکم ماہ جون ۱۹۲۲ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط افسر عدالت (مہر عدالت)

پیٹ کی جھاڑو ۲/۹

یہ نسخہ حضرت مسیح موعودؑ کا بتایا ہوا جو امراض شکم کے واسطے بیحد مفید ہے آپ نے فرمایا یہ پیٹ کی جھاڑو ہے۔ میرے والد صاحب نے ستر برس کی عمر تک استعمال کیا ہے جس سے ثابت ہوا ہے کہ قبض اور پیٹ کی صفائی کے لئے مفید ہے۔ بلکہ میں نے مرض انفلوانزا میں جس مریض کو استعمال کرایا۔ شفایاب ہوا اس لئے کم از کم یکصد گولیاں احباب کے پاس ہونی چاہئیں جو ایسے موقعوں پر کام آویں۔ صرف ایک گولی شب کو سوتے وقت کھانے سے قبض وغیرہ کی شکایت رفع ہوتی ہے۔ قیمت گولیاں فی سینکڑہ معہ محصولڈاک ۱۰ر

المشتہر

سید عبدالصمد عزیز ہوٹل قادیان۔ پنجاب

هُوَ الشَّافِي

تازہ تریاق چشم ۱/۲

ہمارا مجرب تیار کردہ تریاق چشم ککروں کو زائل کرتا۔ سرخی گو آنکھ کے اندر ہو یا باہر کاٹ دیتا چھپروں کے متورم مادہ کو خارج کر کے آنکھوں کو ہلکا اور صاف کر دیتا ہے مخارش اور کھجلی کے واسطے اکسیر ہے۔ آنکھیں دھوپ میں فاسد مادہ کیوجہ سے نکلتی ہوں۔ یا گرمی کی وجہ سے ابل گئی ہوں یا آنکھوں کے چھپر گل گئے ہوں۔ یا کثرت سے پھنسیاں (گوہانجنیاں) نکلتی ہوں یا گیڈ اور پانی کثرت سے جاری رہتا ہو۔ یا ککروں کی وجہ سے آنکھوں میں آشوب یا زخم ہو گئے ہوں اور بینائی کم ہوتی جاتی ہو۔ یا دھند اور غبار (بوجہ ککروں) چھایا رہتا ہو۔ یا شب کوری ہو۔ تو تھوڑے دنوں کے استعمال سے خدا کے فضل سے صحت ہو جاتی ہے۔ اور اگر پلکیں گر گئی ہوں تو از سر نو پیدا ہو جاتی ہیں شیر خوار بچہ سے لیکر بوڑھوں تک سب کو یکساں مفید اور بے ضرر ہے کیونکہ نباتات سے مرکب ہے۔ اس کے اجزاء نہایت لطیف اور نایاب ہیں۔ اور بمشکل تمام سال میں صرف ایک دفعہ تیار ہو سکتا ہے۔ اور وہ بھی قلیل مقدار میں۔

تریاق چشم کی تصدیق ہم اس سے پیشتر کئی بار بذریعہ اخبار الفضل ایڈیٹران اخبار نور و رسالہ تشحیذ الاذہان و ڈاکٹران یعنی سب اسسٹنٹ سرجنان و صاحب سول سرجن بہادر۔ وکلا معززین گریجوئیٹاں و سرکاری ملازمان یعنی انسپکٹران پولیس ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ و مجسٹریٹاں و تاجران و دیگر معززین کے سارٹیفکٹوں سے درج اخبار مذکور کر کے پبلک پر ظاہر کر چکے ہیں۔ تریاق چشم کا ہر گھر میں حفظ ماتقدم کے طور پر رکھنا نہایت ضروری ہے کیونکہ خصوصاً موسم گرما میں تو شیر خوار بچوں کی آنکھیں آنافاناً میں ابل آتی ہیں۔

قیمت تریاق چشم فی تولہ ۸ر علاوہ محصولڈاک جو ذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر

خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم ساکن گوجرہ ضلع شاہدرہ گجرات (حال جاب)

نہایت ضروری کتاب ۱/۲

ماسٹر عبدالرحمن صاحب بی۔ اے نے جو کتاب حضرت مسیح موعودؑ و علماء زمانہ تین حصوں میں لکھی ہزاروں کی تعداد میں شائع ہوئی اتنی مقبول عام کتاب اور کم شائع ہوئی ہے۔ غیر احمدیوں کے جملہ اعتراضوں کو بطور سوال و جواب نمبروار توڑا گیا ہے۔ غیر احمدی رشتہ داروں میں تبلیغ کا کام دیتی ہے۔ بعض اصحاب نے صدہا بغرض تبلیغ خریدیں اب بہت تھوڑی باقی رہ گئی ہیں۔ قیمت حصہ اول ۵ر حصہ دوم ۵ر حصہ سوم ۵ر

یہ تازہ رسالہ ضرورت خلیفہ

خلافت و امامت

اور امام کی صداقت پر بطور سوال و جواب ننھے بچوں کے لئے سلیس سوال و جواب پر مشتمل ہے قیمت صرف ۱ر بقول حضرت سید محمد سرور شاہ صاحب اس رسالہ نے احمدی قوم کی بہت بڑی ضرورت کو پورا کر دیا۔ غیر احمدیوں اور پیغامیوں کے لئے بھی ازحد مفید ہے۔

پیغامیوں کا رد

اس رسالہ میں بطور سوال و جواب مولوی محمد علی صاحب ایم اے اور ان کے رفقاء کے خیالات کا زبردست رد ہے قیمت ۲ر

سکولوں اور کالجوں کے طلباء

اس رسالہ میں بالغ طالب علموں اور والدین کے لئے ایسی ہدایات دی ہیں جنکے نہ معلوم ہونے سے ہزاروں کالجوں اور سکولوں کے طلباء اپنی صحت طاقت کو برباد کرتے اور والدین کو عمر بھر کے لئے رلاتے ہیں۔ صرف والدین اور نوجوان طلباء خریدیں۔ قیمت ۵ر

انگریزی ترجمہ حصہ اول

یہ رسالہ بیس ہزار کے قریب شائع ہو چکا اس سے مڈل اور ہائی کے طلباء نے بہت ہی فائدہ اٹھایا اس سے خود بخود طالب علم صحیح انگریزی بول اور چٹھی لکھ سکتا ہے قیمت حصہ اول ۵ر دوم ۷ر

ملنے کا پتہ

نذیر احمد خاں۔ دارالفضل قادیان

عینک سے نجات پانے کا آلہ

اصل ممیرے کا سرمہ اور ممیرا معتقد حضرت مسیح موعودؑ اور حکیم الامۃ خلیفۃ اولؓ یہ سرمہ امراض آنکھوں کے لئے بہت مفید ہے۔ اور مجرب ہے۔ اور یہ سرمہ ککروں کے لئے اور نظر بڑھانے کیلئے ابتدائی موتیا بند جالا پھولا۔ پڑبال لالی ہو۔ آنکھوں سے ہر وقت پانی جاری رہتا ہو۔ نظر کمزور ہو۔ ان کیلئے بہت مفید ہے۔ اور اگر ایک ہفتہ استعمال کر کے کسی شخص کو فائدہ ثابت نہ ہو۔ تو بیشک واپس کر دے قیمت سرمہ فی تولہ عہ قسم اول اور ممیرا قسم اول فی تولہ ... المشتہر

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جسکی عبارت یہ ہے یقوی جمیع اعضا نافع صرع مفتّی طعام قاطع بلغم ریاح دافع بواسیر وجذام واستسقاء وزردی رنگ وتنگی نفس و دق تشنج خبیث وفساد بلغم قاتل کرم شکم ومفتت سنگ گردہ ومثانہ وسلسل البول وسیلان منی وبیدست ودرد مفاصل وغیرہ وغیرہ کیلئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ سے استعمال کریں قیمت قسم اول عہ فی تولہ قسم دوم ۸ روپے فی تولہ۔

احمد نور کابلی۔ سوداگر قادیان پنجاب

الفضل میں اشتہار دینے والوں کو مژدہ

الفضل سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مسلمہ آرگن ہے پرچہ کے قائل احباب جماعت احمدیہ محفوظ رکھتے ہیں۔ اور ایک ایک پرچہ دس دس بیس بیس آدمی دیکھتے ہیں۔ اس لئے اس کی اشاعت بہت بڑی اشاعت ہے۔ نیک نیت مشتہروں کے لئے بہترین موقعہ ہے۔ نرخ حسب ذیل ہے جو عنقریب بڑھا دیا جائیگا۔

مدت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۴۸ بار	۲۰۰	۱۰۳	۷۰	۲۶	۲۲
۲۴ بار	۱۰۵	۵۴	۳۸	۱۴	۱۴
۱۲ بار	۵۵	۳۰	۲۰	۸	۶
۴ بار	۲۲	۱۲	۸	۴	۳
۲ بار	۱۲	۶	۵	۲½	۲
۱ بار	۶	۴	۳	۱½	۱

ضمیمہ ... بالمقطع دس روپیہ فی سطر ...

مینیجر الفضل قادیان

تجرید بخاری

"صحیح بخاری" اصح الکتب بعد کلام اللہ تسلیم کی جاتی ہے۔ مگر امام بخاریؒ نے شہرت روایت کے ثبوت میں ہر مضمون کی کئی کئی نامکمل و ناتمام حدیثیں بھی درج کر دی ہیں۔ پھر عن فلاں و عن فلاں کی ترکیب نے کتاب کو اور بھی طویل کر دیا ہے۔ جس سے اختلاف وقت اور پریشانی لازمی ہو جاتی ہے۔ الحمد للہ کہ نویں صدی ہجری میں علامہ حسین بن مبارک زبیدیؒ نے بکمال محنت پہلے تو بخاری کی مستند متصل حدیثوں کو یکجا کیا۔ اور پھر ان میں سے بھی ہر ایک مضمون کی ایک ایک ایسی جامع اور حاوی حدیث انتخاب فرمائی۔ کہ پھر کسی دوسری کی ضرورت نہ رہے۔ چنانچہ علمائے عرب و شام نے مصنف کو اس کی سندیں عطا فرمائیں۔ اسی دریا بکوزہ عربی تجرید البخاری (مطبوعہ مصر) کا یہ سلیس اردو ترجمہ اعلیٰ ولایتی کاغذ پر چھاپا گیا ہے۔ جسے دیکھکر ظاہر بینوں کو حیرت ہو جاتی ہے۔ کہ اتنی بڑی کتاب کا اتنا مختصر انتخاب عاشقان کلام رسول مقبول صلعم کیلئے ایک بے بہا تحفہ ہے۔ حجم سوا پانچسو صفحہ۔ قیمت عہ محصولڈاک ۸ر

دیوان فیضی فیاضی

ملک الشعرائے دربار اکبری کا کلام بلاغت نظام جو ایک پرانے نسخہ سے بعد تصحیح چھاپا گیا ہے۔ حکمت و تصوف کا دریا جس کے ہر شعر پر وجد ہو جائے۔ حجم سوا سو صفحہ مجلد قیمت عہ محصول ڈاک ۴ر

ملنے کا پتہ

مولوی فیروز الدین اینڈ سنز پبلشرز متصل کٹرہ ولی شاہ لاہور

نامۂ صادق

شہر بنٹن ہاربر میں تبلیغ

عیسائیوں کے اسلام کے متعلق غلط خیالات

تیئس عیسائیوں کا قبول اسلام

علاج چشم یہ عاجز آج کل نگروں کے علاج کے واسطے ایک مشہور معالج چشم کے زیر علاج ہے ان کا نام ڈاکٹر یونائن ہے۔ یہ صاحب شہر نائیلس میں رہتے ہیں۔ ہفتہ میں دو دن مجھے ان کے پاس جانا ہوتا ہے جبکہ وہ نگروں کو چھیلتے اور دوائی لگاتے ہیں۔ اور باقی دنوں کے واسطے کچھ دوائی دیتے ہیں۔ جو میں خود آنکھ میں ڈال رکھتا ہوں۔ جو ایام ڈاکٹر کے پاس جانے کے نہیں ہوتے وہ میں قریب کے شہروں میں تبلیغ کرنے چلا جاتا ہوں۔ اس طرح کئی ایک عیسائی شہروں میں اسلامی توحید۔ اور آمد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشارت پہنچا دی گئی ہے۔ ڈاکٹر یونائن علاج چشم کے واسطے بہت مشہور ہے۔ ملک کے ہر حصہ سے لوگ اس کے پاس آتے ہیں۔ بلکہ بعض دفعہ یورپ سے بھی لوگ اس سے علاج کرانے آتے ہیں۔ خوش خلق آدمی ہے۔ نہایت سادہ زندگی بسر کرتا ہے۔ اوسط دو ہزار ڈالر (آٹھ سو روپیہ) روزانہ آمدنی ہے۔ غرباء کا علاج مفت کرتا ہے۔ اور غرباء مریضوں کی امداد بھی کرتا ہے۔ میں نے اس سے اپنے کام اور مشن کا ذکر کیا ہے۔ بعض کتابیں بھی پڑھنے کے لئے دی ہیں۔ نیز اس سے نگروں کے علاج کے واسطے ایک نسخہ لکھوا کر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی خدمت میں بھیجا ہے کہ وہاں جن احباب کو ضرورت ہو۔ تجربہ کریں۔

شہر بنٹن ہاربر علاج سے فراغت کے ایام میں خاکسار چند روز شہر بنٹن ہاربر میں مقیم رہا۔ جو ایک جھیل کے کنارے پر ہونے کے سبب مشہور سیرگاہ ہے۔ وہاں ایک ہال میں لیکچر ہوا۔ قریباً تین سو حاضرین موجود تھے۔ جن پر بہت اچھا اثر ہوا۔ اکثر لوگوں نے تعجب سے کہا کہ ہمارا تو ہمیشہ یہ خیال تھا کہ مسلمان محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے پرستار ہیں۔ اور خدا کے منکر ہیں۔ میں نے کہا۔ ہاں مسلمان تثلیث خدا کے منکر ہیں۔ مگر وحدہٗ خدا کے پرستار ہیں۔ بہت سے لوگوں نے ایڈریس کے کارڈ دیئے اور مزید حالات معلوم کئے۔

پادری ٹائیلر ایک گرجے کے پاس سے گزرتے ہوئے چند منٹ کے واسطے میں اس کے اندر چلا گیا۔ ایک پادری صاحب بیان کر رہے تھے۔ کہ دیکھو مسلمان محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی پرستش کرتے ہیں۔ میں نے ان کے لیکچر کے بعد ان سے کہا۔ کہ یہ بالکل غلط ہے تعجب کرنے لگے۔ یہ اس ملک کے پادریوں کے معلومات ہیں۔

اسلام پر ایک اور الزام اس ملک کے عوام کا تو کیا ذکر ہے۔ اچھے لکھے پڑھے لوگ بھی اسلام کے متعلق غلط فہمیوں میں مبتلا ہیں۔ اس شہر میں ایک روزانہ اخبار نکلتا ہے۔ اس میں ایڈیٹر صاحب نے اپنے خاص ایڈیٹوریل میں شہاب ثاقب کا ذکر کرتے ہوئے۔ اپنی دانائی (یا نادانی) جتلانے کے واسطے یہ بھی تحریر فرمایا کہ ایک مٹی آر (ستیارے کا ٹکڑا) ایک دفعہ عرب میں گرا تھا جسکو مسلمانوں نے اٹھا کر خانہ کعبہ میں لگا دیا۔ اور اس کی پرستش کرتے رہیں۔ اور اب بھی یہاں کہیں مشرقی ممالک میں کوئی ٹکڑا شہاب ثاقب کا گرتا ہے۔ مسلمان اسے اٹھا کر معزز جگہ پر رکھ کر اس کی پوجا کرتے ہیں۔ میں اس مضمون کو پڑھکر فوراً ایڈیٹر صاحب کے دفتر میں پہنچا ان کی غلطی سے ان کو آگاہ کیا۔ انہوں نے بہت شکریہ ادا کیا۔ اور دیگر حالات اسلام کے متعلق اور مدینہ مشن کے متعلق اور ہندوستان کے متعلق دریافت کرتے رہے۔ بہت دیر تک گفتگو رہی۔ اور اقرار کیا کہ تردید کردینگے لیکن شام کو جب اخبار شائع ہوا۔ تو اس میں دیکھا۔ کہ ایڈیٹر صاحب نے ایک لمبا آرٹیکل میرے اس ملک میں آنے اور دو ہزار عیسائیوں کو مسلمان کرنے اور رسالہ شمس الاسلام جاری کرنے اور اس شہر میں لیکچر دینے وغیرہ کے متعلق شائع کیا۔ مگر اپنی غلطی کا اقرار چھوڑ گئے دنیا دار ایڈیٹروں کے واسطے یہ بہت مشکل ہے۔ کہ اپنی غلطی کا اعتراف کریں۔

اسرائیل اس شہر میں عیسائیوں کا ایک فرقہ اسرائیل نام ہے۔ ان کے ممبروں کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ کل ایک ہزار کے قریب ہونگے۔ سب کے سب امریکن ہیں۔ مگر اپنے آپ کو اسرائیل کہتے ہیں۔ ان کے مخصوص عقاید یہ ہیں۔

(۱) کوئی سچا عیسائی مرتا نہیں۔ سب اسی جسم میں زندہ رہتے ہیں۔ جو مر گئے۔ وہ کمزور عیسائی تھے۔

(۲) بدن کا کوئی بال مونڈنا گناہ ہے۔ سب سکھوں کی طرح لمبے بال رکھتے ہیں۔

(۳) تمام گوشت حرام ہے۔ برہمنوں کی طرح صرف سبزی پر گذارہ کرتے ہیں۔

(۴) روپیہ جمع کرنا گناہ ہے۔ سب لوگ مل کر ایک مکان میں رہتے ہیں۔ اکٹھے کھاتے پیتے ہیں۔ جو آمدنی ہوتی ہے۔ وہ انجمن کے خزانہ میں جمع کرا دیتے ہیں۔ اور انجمن سب کی ضروریات کو پورا کرتی ہے۔

ان کی ایک جماعت سے دو گھنٹہ تک گفتگو ہوئی آمد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام ان کو پہنچایا گیا جب ان کے حالات دریافت کرکے اور ان کو تبلیغ کرکے میں ان کے احاطہ سے باہر آیا۔ تو انہیں کی طرح کے ایک سفید ریش پیر مرد عمر اسّی سال ملے۔ انہوں نے بیان کیا کہ وہ بھی اسرائیل تھے۔ مگر ان کی انجمن نے پیر مرد کا بہت سا روپیہ غبن کر لیا۔ انہوں نے اعتراض کیا۔ تو ان کو جماعت سے خارج کر دیا گیا۔ اور اب ان کا مقدمہ عدالت میں پیش ہے۔

گذشتہ دو ہفتوں میں تیئس ۲۳ عیسائی مختلف شہروں میں مسلمان ہوئے۔ بعض ملاقات کے بعد بعض خط و کتابت سے ان کے نام یہ ہیں۔

(۱) مسز کار	ساکن گرانڈ ریپڈس	(نعیمہ)
(۲) مسٹر کار بونیر	"	(سلیم)
(۳) مسز شکنی	"	(صفیہ)
(۴) مسٹر جارج شا	ساکن شکاگو	(مجیب)
(۵) مسٹر جیز لینزے	"	(عزیز)
(۶) مسز اے مثالینزے	"	(عزیمہ)

(۷) مسز میری جوزف سکن شکاگو (سعیدہ)
(۸) مسٹر فیبی رابرٹس " (احمد یار)
(۹) مسٹر ولس یوتھم " (محمد یار)
(۱۰) مسٹر ے تھیوڈر ونسن " (عظیم اللہ)
(۱۱) مسٹر اینڈر بوڈگر " (رحیم اللہ)
(۱۲) مسٹر چارلس والس " (کریم اللہ)
(۱۳) مسٹر نے تھے نی ال جانس " (شیخ احمد دین)
(۱۴) مسٹر رابرٹ گراہم " (بدر دین)
(۱۵) مسٹر جیمز سودپ " (محمود دین)
(۱۶) مسٹر ول ہمس " (صادق دین)
(۱۷) مسٹر ڈی سیک کلاناہن " (صدیق دین)
(۱۸) مسٹر جیمز اے مانوایل " (کریم دین)
(۱۹) مسٹر کارل آنڈریج " (رحیم دین)
(۲۰) مسٹر رائے برون " (بشیر دین)
(۲۱) مسٹر ہنری ڈے نی ال " (محمد دین)
(۲۲) مسٹر چارلس وولف " (کرم دین)
(۲۳) مسٹر زینک واسنگو " (فضل دین)

احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو استقامت دے اور مزید ترقی بخشے۔ نیز میری صحت اور عافیت کے لئے بھی دعا کی جائے۔ تاکہ میں اپنا کام پورے زور کے ساتھ سرانجام دے سکوں۔

ایک معزز نو مسلمہ حال میں ایک معزز خاتون بنام لیڈی جین ہوپر۔ جو کہ لیکچرار ہے۔ اور ڈیٹرائٹ میں اس نے کئی بار میرے لیکچر اپنے ہال میں کرائے بطیب خاطر ایمان لا کر احمدی مسلمان ہوئی۔ اس معزز خاتون کی عمر ستر سال ہے۔ مگر صحت اچھی ہے۔ اس نے مجھے لکھا ہے۔ کہ اب میں اپنے لیکچروں میں احمد نبی اللہ کا پیغام لوگوں کو پہنچایا کروں گی۔

اہم پیچیدہ مسائل اس ملک کے چند معززین نے اہم ملکی اور مذہبی اور تمدنی امور پر چند سوالات لکھ کر بحضور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بھیجنے کا ارادہ کیا ہے۔ کہ حضور اسلامی نقطۂ خیال سے پیچیدہ مسائل کا حل کریں اور حضور کے جواب امریکن پبلک کے پیش کئے جائیں۔ کسی اگلے پرچہ میں انشاء اللہ ان سوالات اور سائلین کے اسماء لکھے جائیں گے۔

چند بڑے آدمیوں کو تبلیغ نئے پوپ کو بوقت تقرر بینیڈکٹ ایک تبلیغی خط مبارکباد کا لکھا تھا۔ اور شاہزادی مےری کو جماعت احمدیہ امریکہ کی طرف سے بتقریب شادی مبارکباد کا خط تحریر کیا گیا۔ ایسا ہی مسٹر ماتنے گوکو ہمدردی کا خط اور وادی کو نٹ بیل کو تقرر گورنری شپ پر بند لکھا گیا۔ یہاں ایک مشہور ڈاکٹر جو نیو نام جرجر من کے رہنے والے ہیں۔ ملک میں لنگڑے بچوں کا مفت علاج ایک خاص قسم کے عمل جراحی سے کرتے پھرتے ہیں [illegible] کو تبلیغی خط لکھا گیا۔ ایسا ہی شاہ مصر اور ان کے وزیر اعظم عبدالخالق ثابت پاشا کو مبارکباد کے خطوط از طرف ممبران احمدیہ جماعت لکھے گئے۔ اور جنرل سمٹس کو جنوبی افریقہ کی بغاوت کے فرو کرنے میں کامیاب ہونے پر خط لکھا گیا۔ شاہزادہ ولیعہد ابراہیم مصری جب سیر امریکہ کے واسطے آیا۔ تو اس کو پیغام احمد نبی اللہ پہنچایا گیا۔ ان سب خطوط میں حضرت مسیح موعودؑ کی بشارت بھی پہنچائی گئی۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ

نظم

پایا تو نے ہر کُل فخر عمیق

ڈیری والے کی طرف جاتے ہوئے شام کے وقت
دفتری کام سے کچھ فرصت و آرام کے وقت
جبکہ تھا ساتھ مرے ایک محب یک رنگ
جس کی صحبت سے ہو دور آئینہ دل کا زنگ
جس کی الفت سے مرا کاسۂ دل ہے لبریز
جس کی فرقت ہے مرے واسطے کچھ دارد مریز
یعنی تصویر خیالی مسیحائے زماں
آہ بائیسؔ میں سن آئینہ کا نظارہ کہاں
ایک ہندو نے کہا مجھ سے مری رام کی جے
قادیاں گاؤں ہی تھا اب تو مگر شہر ہی ہے
ریتی چھلا جو ہے خالی تھا یہاں کچھ بھی نہ تھا
کوٹھیاں بننے کا اس جگہ گماں کچھ بھی نہ تھا
اب تو وہ منزل سہ منزلہ بنتے ہیں مکاں
چند ہی روز میں آ آہے نظر اور سماں
ہر علاقہ سے یہاں لوگ چلے آتے ہیں
مست بوئے خوش دلدار بڑھے آتے ہیں
چھاپے خانے بھی ہیں اسکول بھی بازار بھی ہیں
اور ہر قسم کے سامان سبھی طیار بھی ہیں
میں نے سن کر یہ کہا غور کرو لالہ جی
شہر تو اور بھی ہیں ملک میں موجود کئی
پھر یہ کیا بات ہے اس پہ ہے تعجب کیا؟
صرف اس وجہ سے۔ مرزا نے کہا تھا ایسا
یعنی اس خالق ازواج نے الہام میں
میں نے احمد کو مصدق ہے کیا اسلام
یہی احمد وہ کرشنا ہے رودر گوپال
جھوٹ کا ناش کرے سچ کا دکھائے اکمال
قادیاں گاؤں ہے اسکو میں بنا دونگا شہر
نہر توحید کی جاری ہے دکھا دونگا بہر
ہر علاقہ سے جوانان سعادت اندوز
نئے نئے آئیں گے ہادیٔ وقت ہر روز
سب جزائر میں تری حمد و ستائش ہوگی
ہند و یورپ میں برابر ہی نیائش ہوگی
عرش اعظم پہ تری حمد خدا کرتا ہے
ہر فرشتہ تری تقدیس کا دم بھرتا ہے
آسماں والوں سے مل جائیں زمیں والے بھی
گیت گایا کریں گورے بھی ترا کالے بھی
وحی حق نے جو خبر دی تھی وہ نکلی سب حق
آپ بھی مانتے ہیں یہ کہ بہت ہے رونق
یہ عمارات نشاں ہیں کہ منارہ ہے والا
ساری مخلوق خدا میں ہے ستارے والا
تم سے منوا کے رہیگا وہ یہ دین قیم
اور لہرائے گا عالم میں اسی کا پرچم
مان جاؤ کہ ابھی وقت ہے ورنہ اک روز
چھوڑ جاؤ گے یہ دنیا بصد اندوہ و سوز
لالہ جی کانپ گئے سن کے یہ تقریر مری
آپ۔ کہنے لگے سنت بچن "میاں مولبی جی"

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کی طرف سے شائع ہوا)